حاصل کی۔ فراغت کے بعد واپس وطن آئے اور "تعلیم القرآن" کوہاٹ میں تدریس کا آغاز کیا۔ ۱۹۵۷ء میں حج کی سعادت ملی۔ آخری سال تدریس حدیث میں گزرے۔ ۷ ذی الحجہ ۱۳۸۹ھ شب جمعہ/۱۳ جنوری ۱۹۷۰ء کو وصال ہوا اور آبائی گاؤں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

تصانیف :۔ تصانیف میں ۱۔ تبعید اہل الایمان من ضرب الطبل ومزامیر الشیطان مطبوعہ
۲۔ مقدمہ ، ۳۔ القضاء عمری فی سیام ۔ ۴۔ التوسل باھل بدر الکرام (قلمی)

پہلی کتاب کے علاوہ باقی سب قلمی ہیں، جو آپ کے فرزند احسان اللہ صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ محکمہ زراعت کوہاٹ کے پاس محفوظ ہیں۔

مولانا مفتاح الدین محدث سواتی
۱۳۰۲ھ—۱۳۶۲ھ/۱۸۸۵—۱۹۴۳ء

آپ "قلعہ گئی" سوات میں خراش الدین بن فضل الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ میں حاصل کی۔ ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء کو امام العصر مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند حاصل کی۔ فراغت کے بعد کئی مدارس میں تدریس کی۔ آخر میں "جورہ" (سوات) میں اٹھارہ سال تک دیگر کتب کے علاوہ کتب حدیث کی تدریس کرتے رہے۔ آپ سوات کے قاضی بھی تھے۔ مگر کم مقدمات لیتے تھے تاکہ تدریس میں فرق نہ آئے۔

تصانیف :۔ ۱۔ اصلاح الرسوم —— مطبوعہ بزبان پشتو، ردّ بدعات کا ایک شاہکار ہے۔
۲۔ جمال القرآن —— مولانا اشرف علی تھانویؒ کی اس کتاب تجوید و قراءت کا پشتو میں ترجمہ کیا جو قلمی ہے۔
۳۔ تحقیق حرف ضاد۔ (قلمی)

وصال :۔ ۲۲ محرم ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء بروز جمعۃ المبارک بوقت عصر "جورہ" سوات میں وصال ہوا، اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔

مولانا قاضی غلام نبی ہزاروی
۱۸۷۵ — ۱۹۳۱ء

آپ "ریشان" حال تحصیل بٹگرام ضلع ہزارہ میں شاکر اللہ سواتی کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقہ کے علماء سے حاصل کی، تکمیل ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں دارالعلوم دیوبند میں کی، دورۂ حدیث شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ سے پڑھا۔ فراغت کے بعد گلاوٹی میں کافی عرصہ تک تدریس کرتے رہے، بعد میں خوانین گیدڑپور (مانسہرہ، ہزارہ) کے اصرار پر ان کے قاضی ہو کر آئے تدریس کا سلسلہ زندگی کی آخری گھڑیوں تک رہا۔ ۱۸ جنوری ۱۹۳۱ء کو آپ کا گیدڑپور میں انتقال ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔

تصانیف : قیام گلاوٹی کے دوران آپ نے "حمد اللہ" کا حاشیہ "رفع الاشتباہ" لکھا جو اسی دوران طبع ہو گیا تھا۔ اسی طرح قصیدہ "بردہ" اور "غلام یحییٰ" کی شرحیں بھی لکھیں مگر موخر الذکر دونوں کتابوں کے بارے